

# امام بخاریؒ اور ان کی علمی خدمات

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

(۳)

صحیح بخاری پر اجماع اُمت | الجامع الصبیح کی صحت کے متعلق علمائے متقدمین و محدثین کرام نے اتنا لکھا ہے کہ اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو ایک اچھی خاصی کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن نمونہ مہشتے از سر وارے حاضر خدمت ہے۔

حافظ ابن الصلاح (م ۶۴۳ھ) لکھتے ہیں:-

و کتابہما ۱ صحیح الکتاب بعد کتاب اللہ العزیز ثم ان کتاب البخاری ۱ صحیح الکتابین صحیحہا و اکثرہا فوائدہ یعنی کتاب اللہ کے بعد بخاری و مسلم کی کتاب سب سے صحیح ترین کتاب ہے، پھر ان دونوں صحیح کتابوں میں صحیح بخاری کا درجہ باعتبار صحت مقدم ہے اور اکثر الفوائد ہونے کے اعتبار سے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر تقدم حاصل ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:-

والاجماع حاصل علی ان لہا مزیت فیہما یرجع الی نفس الصحیحۃ یعنی صحیحین کی حدیثوں کی صحت ہی کی وجہ سے ان دونوں کی مزیت و فضیلت

۱۔ مقدمہ ابن الصلاح ص ۷

۲۔ شرح نجمیہ۔

پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالحق لکھنوی (م ۳۰۴ھ) نے اپنی کتاب نظر الامانی میں امام نووی (م ۶۷۴ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اتفق الجمهور على ان صحيح البخاري اصحها صحيحها واكثرها فوائد

یعنی جمہور اُمت کا فیصلہ متفقہ یہ ہے کہ صحیح بخاری صحیح مسلم سے زیادہ صحیح ہے اور زیادہ فوائد پر مشتمل ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں،  
اما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على ان جميع ما فيهما  
من المتصل المرفوع صحيح بالقطع

یعنی صحیحین (بخاری و مسلم) کے متعلق تمام محدثین اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ بخاری و مسلم کے مرفوع متصل حدیثیں تمام کی تمام صحیح ہیں۔  
امام شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں و

واعلم ان ما كان من الاحاديث في الصحيحين او في  
احدهما جاز الاحتجاج به من دون بحث لانهما التزاما  
الصحة وتلقت ما فيها الامة بالقبول

اے مخاطب اس چیز کو جان لے کہ جو حدیثیں بخاری و مسلم میں ہیں یا کسی ایک کتاب میں یعنی بخاری میں یا مسلم میں۔ پوری صحت کا التزام ہے۔ اور یہ سب قابل احتجاج ہیں۔ ان میں کوئی بحث راوی وغیر ذہنہ کی جائے، کیونکہ بخاری و مسلم نے

۱۔ نظر الامانی ص ۶۱

۲۔ حجۃ ج ۱ ص ۱۳۴

۳۔ نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۲

پوری پوری صحت کا التزام کیا ہے اور اُمت نے ان روایات کو قبول کیا ہے۔  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فاعلم ان الذي تلقى عنده جمهور المحدثين ان صحيح  
البخاري مقدم على سائر الكتب المصنفة حتى قالوا صح  
الكتب بعد كتاب الله صحيح البخاري

یعنی جمہور محدثین کے نزدیک صحیح بخاری تمام کتب مصنفہ (در علم حدیث) پر مقدم ہے اور محدثین کا مشہور منقولہ ہے کہ سب کتب حدیث میں بعد قرآن مجید صحیح بخاری ہے۔

الجامع الصحیح کے ابواب و روایات کی تعداد | صحیح بخاری میں ۱۶۰ کتاب ہیں۔ ۳۴۵۰ ابواب

ہیں۔ اور ان تمام شیوخ کی تعداد جن سے صحیح بخاری کی حدیثیں لی گئی ہیں ۲۸۹ ہے۔ ۱۳۴۰ مشائخ  
ایسے ہیں جن سے مسلم نے روایت نہیں کیا۔ صرف امام بخاری نے روایت کی ہے۔

تکرار کے ساتھ بخاری کی روایات کی تعداد ۲۷۵ ہے اور عدم تکرار کے ساتھ ۱۰۰۰ ہے۔  
حافظ ابن حجر (م ۱۰۵۲ھ) نے لکھا ہے کہ مرفوع روایات کی تعداد ۷۳۹۷ ہے۔

تکرار کے ساتھ متابعان و تعلیقات کی تعداد ۱۳۴۱ ہے، جن میں اکثر کو امام بخاری نے  
مسنداً بیان کر دیا ہے اور موقوفات صحابہ اور مقطوعات تابعین کی تعداد ۳۴۱ ہے۔ اس طرح

مجموعی تعداد ۸۰۷۹ ہے۔ غیر مکرر روایات مرفوعہ ۲۳۵۳ اور غیر مکرر متابع و معلق ۱۶۰ ہیں۔  
اس طرح غیر مکرر مجموعہ ۲۵۱۳ ہے۔ اس تعداد میں آثار صحابہ و تابعین جن کا تراجم ابواب میں مذکور  
ہے، شامل نہیں ہیں۔

صحیح بخاری کے شروع و حواشی | صحیح بخاری کی حسن قبولیت اور بلند پایہ ہونے کا اندازہ اس سے

لہ مقدمہ شرح مشکوٰۃ المصابیح (لمعات)  
لہ تدریب الراوی امام نووی (م ۱۰۶۶ھ)  
لہ مقدمہ فتح الباری ص ۲۶۵

ہو سکتا ہے کہ سلف سے لے کر خلف تک علمائے اسلام کی بلا امتیاز کسی فرقہ کے برابر اس کی خدمت میں مصروف رہے ہیں۔ کسی نے شرح لکھی، کسی نے اس کے رجال پر توجہ دی۔ بعضوں نے ابواب فقہیہ اور تراجم ابواب کے دقائق کی چھان بین کی۔ کسی نے اس کی تجرید کی، کسی نے اختصار، کسی نے تعلیقات لکھیں۔ کسی نے حواشی لکھے۔ اکثر اہل علم نے الفاظ غریب مشککہ کے لغات لکھے، کسی نے نحوئی مہمات کی۔ بعض نے اس کے شروط پر بحث کی۔ اس کی شرح میں بعض نے بسوط، کسی نے متوسط اور کسی نے مختصر لکھی۔ صحیح بخاری کے متعلق مکمل استقصاء بہت مشکل ہے۔ مولانا عبدالسلام صاحب مبارک پوری (م ۱۳۲۲ھ) نے سیرۃ البخاری میں ۱۲۶ اشروح کا ذکر کیا ہے، جو عربی، فارسی، اردو میں ہیں۔

یہاں صرف بخاری کی تین مشہور اشروح کا مختصر تذکرہ اور برصغیر پاک و ہند میں الجامع الصبح کی اہل علم نے جو خدمت کی ہے۔ ان میں سے چند معروف و مشہور کتابوں کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔ تین مشہور و معروف اشروح یہ ہیں:-

- ۱۔ فتح الباری۔ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)
  - ۲۔ عمدۃ القاری۔ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی (م ۸۵۵ھ)
  - ۳۔ ارشاد الساری۔ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی (م ۹۲۳ھ)
- فتح الباری | فتح الباری الجامع الصبح کی مشہور و معروف شرح ہے اور اس شرح کی نسبت مشہور مقولہ ہے۔

### لاہجۃ بعد الفتح

علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ بخاری کی شرح کا دین امت پرہ باقی ہے۔ حالانکہ اس وقت کسی شرح میں منصفہ شہود پر آچکی تھیں۔ علامہ ابن خلدون کا مقصد یہ تھا کہ صحیح بخاری کے وہ نکات جو فن حایت اور رجال سے متعلق ہیں یا وہ دقیقیات فقہیہ جو تراجم ابواب سے تعلق رکھتے ہیں، ان پر آج تک کسی نے محققانہ بحث نہیں کی ہے۔

جب علیؓ ابن حجر دم ۸۵۲ھ نے فتح الباری مکمل کر لی اور حافظ سخاوی (م ۹۰۲ھ) کی نظر سے گزری تو اتنا فرمایا کہ ابن خلدون نے جو فرمایا تھا کہ بخاری کی شرح کا دین آمت پر باقی ہے۔ اب یہ دین ادا ہو گیا ہے۔ یہ حافظ ابن حجر نے اس شرح پر یہ قاعدہ کلیہ استعمال کیا ہے کہ جس مقصد کے لیے جہاں اس حدیث کو امام بخاری لاتے ہیں، اس کی شرح و بسط سے وہاں کام لیتے ہیں اور پوری حدیث کی شرح کا حوالہ دوسری جگہ پر محمول کر دیتے ہیں۔ جہاں پوری حدیث کی شرح لکھی ہے۔ تحقیقات و تدقیقات کے اعتبار سے یہ شرح اپنی نظر آ پ ہے۔

محققین جس وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کے لیے لاہجۃ بعد الفتح کا جملہ کافی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس شرح کا آغاز ۸۱۲ھ میں کیا اور ۸۲۲ھ میں یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اس کا مقدمہ علیہ ہدی الساری کے نام سے لکھا، جس کی ذیل تفصیلیں ہیں۔ اور ہر فصل کے ضمن میں بہت سی تفصیلیں ہیں۔ اس مقدمہ میں حافظ ابن حجر بہترین علمی نکات بیان کیے ہیں اور اس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے۔

- فصل نمبر ۱ صحیح بخاری کی تالیف کے اسباب۔
- نمبر ۲ صحیح بخاری کا اصل موضوع اور شروط
- نمبر ۳ احادیث کی تقطیع اور اختصار
- نمبر ۴ احادیث مرفوعہ کے متعلق لانے اور آثار مرفوعہ کا ذکر
- نمبر ۵ الفاظ غریبہ و مشککہ کا حل
- نمبر ۶ بخاری میں مذکور اسما، القاب اور کنیتوں کا ذکر
- نمبر ۷ امام بخاری کے شیوخ کی توضیح جن کو امام بخاری نے مبہم ذکر کیا۔
- نمبر ۸ ان احادیث کا سلسلہ سند کا ذکر جن پر امام دارقطنی یا دیگر نقاد و محققین نے تنقید کی تھی۔
- نمبر ۹ ان روایہ کا ذکر جن پر بعض محدثین نے کلام کیا۔
- نمبر ۱۰ کتاب کے ابواب کی خاصی فہرست۔

مقدمہ کے آخر میں امام بخاری کی سیرت اور بقیۃ التالیفات امام بخاری و تلامذہ کے حالات لکھے ہیں۔ فتح الباری معہ مقدمہ ۱۴ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

عمدة القاری | علامہ عینی (م ۱۰۵۵ھ) نے اس شرح کی تالیف کا آغاز ۸۲۹ھ میں کیا۔ اور ۸۴۴ھ میں اس کی تکمیل کی۔ علامہ عینی نے اپنی اس تصنیف میں فتح الباری سے بہت مدد لی۔ یہ شرح بہت عمدہ ہے۔ مطالب کی توضیح تو خوب کرتی ہے، لیکن اسے فتح الباری کی سی شہرت نصیب نہ ہوئی۔ کسی ماہر فن کا یہ قول بہت صحیح ہے۔

الاول فتح الباری مفید للكلمة والثانی العینی مفید للطلبة

فتح الباری فقیہوں کے لیے مفید ہے اور عینی مبتدیوں کے لیے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۲ھ) لکھتے ہیں:

حيث قال ويفضل الاول (فتح الباری) على الثاني (عمدة

القاری) تحقیقاً و تنقیداً و الثاني على الاول توضیحاً و تفصیلاً

فتح الباری کو عینی پر بحیثیت تحقیق و تنقید کے فضیلت ہے اور عینی کو

بحیثیت تفصیل اور توضیح مطلب کے۔

یہ شرح بھی چھپ چکی ہے۔

ارشاد الساری | یہ شرح حامل تن ہے۔ اس شرح میں مشکلات کا حل کیا ہے۔ مبہمات کو واضح

کیا گیا ہے۔ ایک صاحب درس آدمی کے لیے یہ شرح بہت مفید ہے مصنف خود فرماتے ہیں۔

ولما انتعاش من الاعادة في الافادة عند الحاجة الى البيان

یہ شرح بڑی بڑی شروحوں کی تلخیص ہے بالخصوص فتح الباری تو اس کا اصل ماخذ ہے۔

اس شرح میں پہلے ایک مقدمہ لکھا گیا ہے، جس میں کئی فصلیں ہیں۔ ۱۔ فضیلت علم حدیث۔

۲۔ جن لوگوں نے فن حدیث کو پہلے جمع کیا اولہ جوان کے بعد آئے۔ ۳۔ اصول حدیث۔ ۴۔ صحیح بخاری

کی شروط اور ترجیح۔ ۵۔ امام بخاری کی سیرت، شروح بخاری۔ یہ شرح معہ مقدمہ کے طبع ہو چکی ہے۔

برصغیر پاک ہند میں بخاری کی مشہور و معروف شروح | الجامع الصغیر پر برصغیر میں ہر مکتب فکر کے اہل قلم نے

بہترین علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان سب کا تذکرہ مقالہ کو طول دینا ہے۔ تاہم چند مشہور و معروف

شریف، حواشی، تعلیقات اور اردو تراجم کا ذکرہ حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ تیسر القاری (فارسی) علامہ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۶۳ھ)
  - ۲۔ عون الباری محل اولیٰ البخاری (عربی) محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۶ھ)
  - ۳۔ حل صحیح بخاری (حواشی عربی) مولانا احمد علی سہارن پوری (م ۱۳۸۸ھ)
  - ۴۔ حل صحیح بخاری یعنی نسخہ عتیقہ مصححہ مع حل و مشکلات و حواشی و جمیع نسخ (عربی) ۳۰ جلد از شیخ الكل مولینا سید محمد زید حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۳ھ)
  - ۵۔ فیض الباری (عربی) از علامہ انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۱ھ)
  - ۶۔ تراجم البخاری شرح ثلاثیات البخاری (عربی) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۶۶ھ)
  - ۷۔ فضل الباری ترجمہ ثلاثیات البخاری (عربی) علامہ شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)
  - ۸۔ الدرر النشرات فی ترجمۃ مافی البخاری من الثلاثیات (عربی) مولانا شیخ قاضی مجبلی شہری (م ۱۳۲۰ھ)
  - ۹۔ تخریج آیات الجامع الصحیح البخاری (عربی) مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)
  - ۱۰۔ القاری فی ثلاثیات البخاری (عربی) مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۶ھ)
  - ۱۱۔ مصمام الباری علی معنی جارج البخاری (عربی) مولانا محمد ویکاولی (م ۱۳۵۰ھ)
  - ۱۲۔ حواشی علی الصحیح البخاری (عربی) مولانا عزیز زبیدی و مولانا محمد عطار اللہ حنیف (غیر مطبوعہ)
  - ۱۳۔ تیسر الباری (اردو) مولانا وجید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)
  - ۱۴۔ فضل الباری (اردو) مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ)
  - ۱۵۔ نھرۃ الباری (اردو) مولانا عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ)
  - ۱۶۔ حل مشکلات بخاری (اردو) مولانا ابوالقاسم سیف بخاری (م ۱۳۲۹ھ)
  - ۱۷۔ تہا السلسارہ فی اطراف البخاری (عربی) مولانا عبدالعزیز گوچر نوالہ (م ۱۳۵۹ھ)
- اس کتاب میں صحیح بخاری کے اطراف جمع کیے ہیں اور ایک ایک حدیث کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ کس کس باب میں مختصر یا مطول آئی ہے اور فتح الباری اور عمدۃ القاری کے صفحات بھی ذکر کر دیئے ہیں۔